علامہ اقبال کی نظم "بزمِ انجم" کا خلاصہ
Allama Iqbal Ki Nazm
“Bzme Anjum ” Ka Khulasa
پیشکش : محمد شفیع چوربدار اور رُخسانہ شلیدار

علامہ اقبال کی نظم "بزمِ انجم" کا خلاصہ

نظم کا خلاصہ : یہ علامہ اقبال کی بہت خوبصورت نظم ہے۔اِس میں اقبال کا شاعرانہ کمال عروج پر نظر آتا ہے۔ یہ نظم منظر نگاری کی بھی بہترین مثال ہے۔ اِس نظم میں صرف تین بند ہیں۔ اِس نظم میں اقبال نے مسلمانوں کو اتحاد واتفاق کا پیغام دیا ہے۔ نظم کی ابتدامیں شاعر نے دن کے ختم ہونے اور رات کے شروع ہونے کے منظر کو بڑے شاعرانہ انداز میں کھینچاہے۔اقبال کہتے ہیں۔ سورج غروب ہوااور رات ہو گئی۔آسمان پر تارے نکل آئے۔ ایک فرشتے نے تاروں سے کہا۔ اےئ تارو ! تم سب آسمان کے باشندے ہو۔اِس وقت کوئی ایسا نغمہ چھیڑو کہ زمین کے باشندے خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیں کیونکہ اہلِ زمین سمجھتے ہیں کہ تم (ستارے) اُن کی (انسانوں کی) قسمتوں پر اثرانداز ہوتے ہو۔ اس لیے مجھے توقع ہے کہ وہ تمہارے پیغام کو ضرور سنیں گے۔

علامہ اقبال کی نظم "بزمِ انجم" کا خلاصہ

فرشتے کی بات سن کر ستارے یہ نغمہ شروع کرتے ہیں اور کہتے ہیں: تاروں کی چمک دمک میں خدا کی قدرت کا جلوہ، بلکہ "خدا کا عکس" اُسی طرح نظر آتا ہے جس طرح گلاب کا عکس شبنم کی آرسی (آئینے) میں نظر آتا ہے۔ جو قوم "لکیر کی فقیر" بن جاتی ہے اور حالاتِ حاضرہ کے مطابق نہیں چلتی۔ پرانی بے کار قدروں کو نہیں چھوڑتی،۔ نئے زمانے کے نئے تقاضوں کو پورا نہیں کرتی، وہ ترقی نہیں کر سکتی۔ "زمانہ" اور "وقت" اُس قوم سے آگے بڑھ جاتا ہے اور وہ پیچھے رہ جاتی ہے۔ ترقی کی دوڑ میں دوسری قومیں اُن کو کچلتے ہوئے آگے بڑھ جاتی ہیں۔ اقبال کہتے ہیں۔

آئینِ نو سے ڈرنا طرزِ کہن پہ اڑنا
منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں

علامہ اقبال کی نظم "بزمِ انجم" کا خلاصہ

ستارے کہتے ہیں کہ : جو ستارے اِس وقت ہماری نظروں سے اوجھل ہیں، ہم اُن کو بھی اپنی جماعت میں شامل سمجھتے ہیں۔ مگر افسوس اِس نکتے کو زمین والے اب تک نہیں سمجھے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کے لیے یہ لازمی ہے کہ صرف اُنہی مسلمانوں کو اپنا بھائی نہ سمجھیں جو اُن کی نظروں کے سامنے ہیں اور اپنے وطن میں رہتے ہیں۔ بلکہ کہ تمام دُنیا کے مسلمانوں کو بھی اپنا بھائی سمجھیں خواہ وہ دوسرے ملکوں میں کیوں نہ رہتے ہوں۔ مسلمانوں کا قومی نظام صرف اِس صورت میں قائم رہ سکتا ہے کہ وہ "جذبۂ باہمی" کے اصولوں پر عمل کریں۔ یعنی سبھی مسلمان ایک دوسرے سے محبت کریں اور ہر مسلمان دوسرے مسلمان کو اپنا بھائی سمجھے "۔

علامہ اقبال کی نظم "بزمِ انجم" کا خلاصہ

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اس نظم کے ذریعے اقبالؔ نے مسلمانوں کو تنظیم، ربط اور ضبطِ باہمی کا پیغام دیا ہے۔ نظم کے آخر میں اقبال کہتے ہیں :

ہیں جذبِ باہمی سے قائم نظام سارے
پوشیدہ ہے یہ نکتہ تاروں کی زندگی میں

حاصلِ کلام / تبصرہ : اِس دلکش تمثیلی نظم میں اقبالؔ نے تاروں کی زبان سے قومی زندگی کا راز فاش کیا ہے۔ یعنی یہ حقیقت واضح کی ہے کہ مسلمان اگر بحیثیت قوم ترقی کرنا چاہتے ہیں تو تاروں کی زندگی سے سبق حاصل کریں۔ اُن کا نظام جذبۂ باہمی سے قائم ہے۔ اِس طرح مسلمان بھی اُلفتِ باہمی کی بدولت ترقی کر سکتے ہیں۔

☆☆☆